مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

انگریزی حکومت کے تار پود بکھیرنا
اس کا مشغلہ تھا۔ قادیانی جعلسازوں کی سرکوبی
اس کے مشن کی بنیاد تھی، اگر وہ چاہتا تو سونے کے
محلات تعمیر کر لیتا مگر اس کا جنازہ بھی کرائے کے
ایک خستہ مکان سے اٹھتا ہے۔ یہی برگزیدہ
ہستی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ذات تھی

جلد ۳

۱۱ تا ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۷ تا ۱۳ ستمبر ۱۹۸۴ء

شمارہ ۱۳

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

# حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام رات کو قصہ گوئی میں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ قالت العاشرۃ ۔ زوجی مالک وما مالک خیر من ذلک لہ ابل کثیرات المبارک قلیلات المسارح اذ سمعن صوت المزھر ایقن انھن ھوالک

۱۰۔ دسویں نے کہا کہ میرا خاوند مالک ہے مالک کا کیا حال بیان کروں۔ وہ ان سب سے جو اب تک کسی نے تعریف کی ہے یا اُن سب تعریفوں سے جو میں بیان کروں گی۔ بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہے۔ اُس کے اونٹ بکثرت ہیں۔ جو اکثر مکان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں۔ چراہ گاہ میں چرنے کے لئے کم جاتے ہیں۔ وہ اونٹ جب باجہ کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہلاکت کا وقت آگیا۔

**فائدہ** اس عورت کا نام کبشہ بنت مالک بتلایا جاتا ہے، اس نے اپنے خاوند کی سخاوت کی تعریف کی ہے جس کی توضیح یہ ہے کہ اونٹ اگر چارہ چرنے جائیں تو ضیافت اور مہمانی کے وقت اُن کے واپس آنے کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے یہاں ہر وقت مہمانداری رہتی ہے۔ اس لیے اس کے اونٹ چرنے نہیں جاتے گھر ہی کھڑے کر کے کھلائے جاتے ہیں۔ تاکہ مہمانوں کے آنے پر فوراً ذبح کر دیئے جائیں۔ باجے کی آواز کی بعض نے یہ تفسیر کی ہے کہ اُس کی عادت ہے کہ جب کوئی مہمان وغیرہ آتا ہے تو اس کی مسرت میں باجے سے اُس کا استقبال کرتا ہے تو اس باجہ کی آواز سنتے ہی اونٹ سمجھ لیتے ہیں کہ اب ذبح کا وقت آگیا۔ کوئی مہمان آیا ہے۔ لیکن عرب کے دستور کے موافق یہ مطلب زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو شراب کباب گانے بجانے سے اُس کی فوری تواضع کرتا ہے۔ اس آواز سے اونٹ سمجھتے ہیں کہ اب عنقریب کھانے کا وقت آیا چاہتا ہے اس کی تیاری کے لئے ہمارے ذبح کا وقت آگیا ہے۔

۱۱۔ قالت الحادیۃ عشرۃ ۔ زوجی ابوزرع وما ابوزرع اناس من حلی اذنی وملأ من شحم عضدی وبجحنی فبجحت الی نفسی وجدلی ۔ (الخ)

۱۱۔ گیارہویں عورت ام زرعہ نے کہا میرا خاوند ابوزرع تھا۔ ابوزرع کی کیا تعریف کروں۔ زیوروں سے میرے کان جھکا دیئے (کھلا کھلا کر) چربی سے میرے بازو پُر کر دیئے مجھے ایسا خوش و خرم رکھا کہ میں خود پسندی اور عجب میں اپنے آپ کو بھلی لگنے لگی۔ مجھے اس نے ایک ایسے غریب گھرانہ میں پایا تھا جو بڑی تنگی کے ساتھ چند بکریوں پر گزر کرتے تھے۔ اور وہاں سے ایسے خوش حال خاندان میں لے آیا تھا۔ جن کے یہاں گھوڑے اونٹ کھیتی کے بیل اور کسان (ہر قسم کی ثروت موجود تھی یا) (اس سب کے علاوہ اس کی خوش خلق کر) میری کسی بات پر بھی مجھے بُرا نہیں کہتا تھا۔ میں دن چڑھے تک سوتی رہتی تو کوئی جگا نہیں سکتا تھا۔ کھانے پینے میں ایسی ہی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی تھی (اور ختم نہ ہوتا تھا) ابوزرع کی ماں (میری خوش دامن) بھلا اس کی کیا تعریف کروں اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے تھے۔ اس کا مکان نہایت وسیع تھا (یعنی مالدار بھی تھی اور عورتوں کی عادت کے موافق بخیل بھی نہیں تھی اس لیے کہ مکان کی وسعت سے مہمانوں کی کثرت مراد لی جاتی ہے) ابوزرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا وہ بھی نور علیٰ نور ایسا پتلا دبلا

باقی ص۲۳ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

شمارہ نمبر ۱۳

ختم نبوت

جلد نمبر ۳

# فہرست

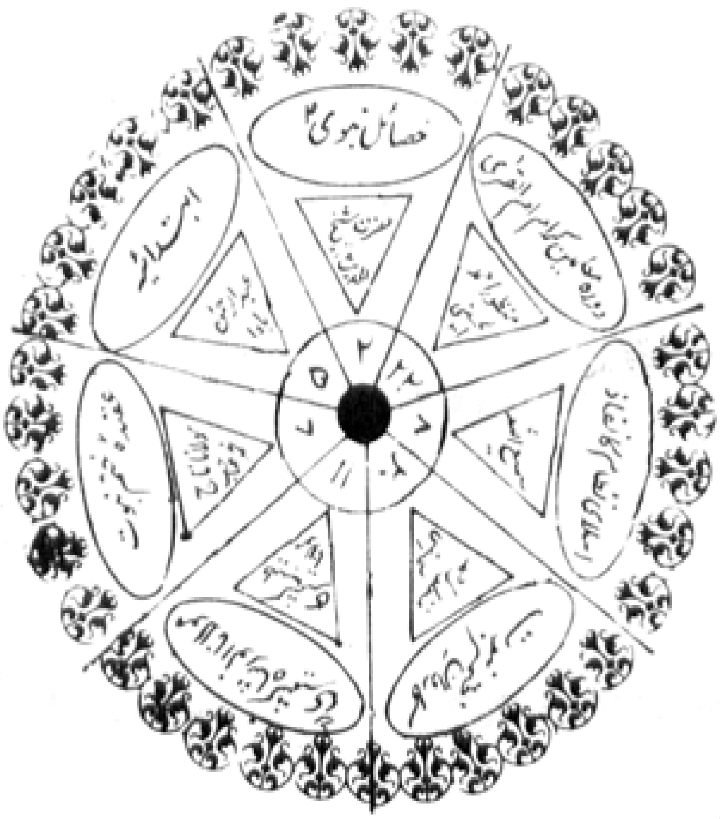


زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۱۱۶۷۱۷

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۷۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A سائرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

| | |
|---|---|
| سعودی عرب | ۲۱۰ روپے |
| کویت، اومان، شارجہ، دوبئی اردن اور شام | ۲۲۵ روپے |
| یورپ | ۲۹۵ روپے |
| آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا | ۲۷۰ روپے |
| افریقہ | ۲۱۰ روپے |
| افغانستان، ہندوستان | ۶۵ روپے |

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہازران کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

ابتدائیہ

# راشی قادیانی افسر کیخلاف کاروائی کیجائے

ملتان کے چوک گھنٹہ گھر بلدیہ کے دفتر کے باہر ایک بورڈ عرصہ سے لگا ہوا ہے۔ جس پر یہ الفاظ تحریر ہیں کہ رشوت شرعاً حرام ہے۔ قانوناً جرم ہے اخلاقاً ظلم ہے ــــــ اسی قسم کے ملتے جلتے الفاظ پر مشتمل سرکاری محکموں کے دفاتر میں بھی بورڈ دیکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بات افسوس سے کہنا پڑتی ہے کہ ہمارا ملک رشوت جیسی لعنت سے پاک نہیں ہوا۔ پاکستان تو کیا ــــــ پورا ایشیاء اس موذی مرض میں مبتلا ہے۔

کراچی کنٹونمنٹ بورڈ کا ایک اعلیٰ افسر گذشتہ دنوں رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ اخبارات نے اس واقعہ کی خبر تفصیل سے شائع کی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نہ صرف ضمانت پر رہا کیا گیا۔ بلکہ اپنے اثر و رسوخ سے دوبارہ اسی سیٹ پر جا بیٹھا ــــــ یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ اعلیٰ افسر قادیانی ہے۔

اگلے صفحات میں مظلوم ٹھیکیدار کی داستان پڑھئے کہ قادیانی ملازمین اپنے عہدوں کا کس طرح ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ قادیانی کس طرح کرسی کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں۔

ہم اہل وطن کو یہ بات بتانا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ قادیانیت کا ناسور ملک کی معیشت پر قابض ہے اور سرکاری اداروں میں فائز قادیانی ملازمین ملک کی بنیادوں کو اندر ہی اندر گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ قادیانی ملازمین کی دھاندلیاں، بدعنوانیاں آہستہ آہستہ منظرِ عام پر آرہی ہیں۔ ہم نے گذشتہ شماروں میں بھی اسی قسم کے واقعات سے پردہ اٹھایا ہے۔

مقام حیرت ہے کہ مارشل لاء کا سخت قانون ایسے راشی افسروں کے خلاف حرکت میں کیوں نہیں آتا؟ کیا اسلئے کہ یہ راشی افسر قادیانی ہے اور اس کی پشت پناہی کرنے والا بھی قادیانی ہے۔؟

یہ سب واقعات حکومت کی آنکھ کھولنے کے مترادف ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس راشی افسر کے خلاف کاروائی کی جائے۔ اور قوم کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے قادیانیوں کو سرکاری ملازمتوں سے الگ کیا جائے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

قال تعالیٰ فی کتابہ الحکیم

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

آپ کی شکایات

# راشی قادیانی افسر پھر اپنی سیٹ پر

بخدمت جناب ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر۔ کراچی۔

جناب عالی!

(۱) مودبانہ گذارش ہے کہ سائل عرصہ ۱۸ سال سے کنٹونمنٹ بورڈ میں ٹھیکدار کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ میرے ذریعے کروڑوں روپے مالیت کے کام سرانجام ہوئے ہیں جن کا ریکارڈ محکمہ کے پاس موجود ہے۔ حال ہی میں دو ٹھیکے بالترتیب ۱۹ لاکھ روپے اور ۱۰ لاکھ روپے مالیت کے چل رہے ہیں۔ ۱۹ لاکھ روپے کے کام کے بل کی ادائیگی پر محکمہ کنٹونمنٹ بورڈ کے افسران مسٹر منصور الرحمٰن شیخ ایگزیکٹو افسر اور حامد اللہ خان کنٹونمنٹ انجینئر، کنٹونمنٹ بورڈ کراچی نے بھاری رشوت طلب کی، یہ کام میرے ضمیر کے خلاف تھا لہذا میں نے مجاز اتھارٹی کو اطلاع دی۔ جنہوں نے ایک چھاپہ مار پارٹی ترتیب دی اور مجسٹریٹ درجہ اول، ڈپٹی ڈائریکٹر FIA اور گواہان کی موجودگی میں مجھ سے بطور رشوت لیے ہوئے ۱۸۱۲۰ روپے برآمد کر لیئے اور ملزمان کو ۸۴-۸-۸ گرفتار کر کے مقدمہ قائم کر دیا۔ مورخہ ۸۴-۸-۱۰ کی اخبارات میں یہ خبر نمایاں شائع ہو چکی ہے۔ FIA نے یہ تاثر دیا کہ معاملہ سنگین نوعیت کا ہے اور اس کو مارشل لاء حکام کے سپرد کر دیا جائے گا۔ مگر حالات کا رُخ اس وقت بدل گیا جب ڈائریکٹر کنٹونمنٹ بورڈز پاکستان مسٹر جلیل خان نے مداخلت کی اور اپنے اثر و رسوخ، بھاری رشوت کے بل بوتے پر ملزمان کی ضمانتیں کرا کر کام پر بحال کرا دیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جلیل اور مسٹر مقصود الرحمٰن شیخ قادیانی ہیں اور اس مقدمہ پاکستان کے تمام قادیانیوں نے اپنی عزت نفس کا مسئلہ بنا کر ملزمان کی پشت پناہی شروع کر دی ہے۔ ڈائریکٹر کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کنٹونمنٹ بورڈز کے دوسرے افسران اور اہل کار بھی کیس کو ختم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں، ابھی کیس ڈپٹی ڈائریکٹر FIA سرکل 2 کراچی کے پاس ہے۔ پُرزور گذارش ہے کہ مقدمہ مارشل لاء حکام کی تحویل میں دے دیا جائے تاکہ ملزمان کو قرار واقعی سزا ہو اور انصاف کے تقاضے جلد پورے ہوں۔

(۲) خدشہ ہے کہ اگر کیس مارشل لاء کے تحت قائم نہ کیا گیا تو یہ سول عدالت کے سرد خانوں میں پڑا رہ جائے گا۔ شواہد موجود ہیں کہ اگر محکمہ کا کوئی اہل کار رشوت ستانی کے کیس میں ملوث ہو تو اسے فوراً برطرف کر دیا جاتا ہے اور بہت جلد سزا دی جاتی ہے مگر افسران کے سلسلہ میں دوسرا معیار قائم کر کے عوام کے ذہنوں میں تشکک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں جس سے عام شہری بری طرح متاثر ہوتا ہے اور رشوت ستانی و بدعنوانی کم ہونے کے بجائے بڑھ جاتی ہیں۔

(۳) مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں ملزمان کے اصل کردار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

الف۔ کنٹونمنٹ بورڈ کے دفتر کی بلڈنگ کا ٹھیکہ جو کہ ۱½ کروڑ روپے کا تھا۔ بورڈ کے قواعد و ضوابط کے خلاف زیادہ ریٹ دینے والے کو دیا گیا جس سے بورڈ کو تقریباً ۶۰ لاکھ روپے کا مالی نقصان تو ہوا مگر ملزمان نے لاکھوں روپے رشوت اپنی جیب میں ٹھونس لی

(باقی صفحہ ۲ پر)

مولانا تاج محمد صاحب
مدرس قاسم العلوم فقیر والی

# عقیدۂ ختم نبوت
## آئمہ وفقہاء کے نظر میں

### امام ابوحنیفہ رح (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ)

ایک شخص نے امام ابوحنیفہ رح کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔ اس پر امام ابوحنیفہ رح نے فرمایا جو شخص اس سے علامات کا مطالبہ کرے گا۔ وہ بھی کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (روح البیان جلد ۲۲ صـــ۱۸۸ و مناقب الامام اعظم لابن احمد مکی متوفی ۵۶۸ھ)

### علامہ ابن حزم رح ۳۸۴ھ / ۹۹۴ء تا ۴۵۶ھ / ۱۰۶۴ء

" اور یقیناً وحی کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہوچکا ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ وحی نہیں ہوتی مگر ایک نبی کی طرف اور اللہ عزوجل فرما چکے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں تم میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم ہیں نبیوں کے" (المحلی جلد ۱ صـــ۲۶)

### امام غزالی رح ۴۵۰ھ / ۱۰۵۸ء تا ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء

امت نے اس لفظ (لَانَبِیَّ بَعْدِی) سے بالاجماع یہ سمجھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتا دیا ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول۔ اور یہ کہ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔ جو شخص اس کی تاویل کرکے اسے خاص معنی کے ساتھ مخصوص کرے۔ اس کا کلام مجنونانہ بکواس کی قسم سے ہے۔ اور یہ تاویل اس پر تکفیر کا حکم لگانے میں مانع نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس نص کو جھٹلا رہا ہے جس کے متعلق تمام امت کا اجماع ہے کہ اس کی تاویل وتخصیص نہیں کی جاسکتی۔
(الاقتصاد فی الاعتقاد صـــ۱۲۳)

### قاضی عیاض رح ۵۴۴ھ / ۱۱۴۹ء

"جو شخص خود اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا جو نبوت کے اکتساب اور صفائی قلب کے ذریعے سے مرتبہ نبوت تک پہنچ جانے کو جائز رکھے جیسا کہ فلسفی لوگ اور غالی متصوفین کہتے ہیں۔ اور اسی طرح جو دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے۔ اگرچہ نبی ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔ ایسے سب لوگ کافر ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ کوئی نبی آپ کے بعد آنے والا نہیں ہے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ جنہیں تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ اس کے مفہوم اور مراد میں تاویل و

تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا ان تمام لوگوں کے کفر میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں بربنائے اجماع بھی اور بربنائے نقل بھی۔ اور اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا قائل ہو مثلاً ہو۔"

(شفاء جلد ۲ صہ ۲۷۰)

## علامہ شہرستانی رح

۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء

"اور اسی طرح جو کہے۔ یا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عیسٰی بن مریم کے سوا کوئی نبی ہے۔ تو اس کی تکفیر میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہیں ہے"

(الملل والنحل جلد ۳ صہ ۲۴۹)

## علامہ ابن کثیر رح

۷۷۴ھ / ۱۳۷۳ء

"ہر وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔"

(تفسیر القرآن جلد ۳ صہ ۴۹۴)

## علامہ ابن نجیم رح

۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء

"اگر کوئی آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے۔ جن کا جاننا اور ماننا دین میں ضروری ہے۔"

(السیر باب الردۃ صہ ۱۴۹)

## ملا علی قاری رح

۱۰۱۶ھ

"اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے باجماع امت"

(شرح فقہ اکبر صہ ۲۰۲)

## شیخ اسمٰعیل حقی

۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۴ء

"اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب جو کوئی کہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی ہے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔ کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا۔ اسی طرح اس شخص کی بھی تکفیر کی جائے گی جو اس میں شک کرے۔ کیونکہ حجت نے حق کو باطل سے الگ کر دیا ہے۔ اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ باطل کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔"

## فتاویٰ عالمگیری

(بارہویں صدی)

"اگر آدمی یہ نہ جانے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے اور اگر یہ کہے کہ میں رسول اللہ ہوں۔ یا فارسی میں کہے من پیغمبرم اور اس کی مراد یہ ہو کہ وہ پیغام لانے والا ہے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔"

(جلد دوم صہ ۲۶۳)

## علامہ آلوسی

۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء

"اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ان باتوں میں سے ہے جن کی کتاب اللہ نے تصریح کی اور سنت نے واشگاف بیان کیا۔ اور امت نے اس پر اجماع کیا۔ لہذا اس کے خلاف دعویٰ کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ اور اگر اصرار کرے تو قتل کیا جائے گا۔"

(روح المعانی جلد ۲۲ صہ ۳۲)

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ صاحب بخاری نے ملتان میں ایک تقریر کے دوران فرمایا

"آخر میں ایک دفعہ پھر کہہ دوں۔ کہ ایمان کے جز کا کروڑواں حصہ بھی نہیں بچے گا۔ اگر لانبی بعدی کا مفہوم سلامت نہیں۔ جڑ کو گھن لگے تو شاخ پتیاں سلامت نہیں رہتیں۔ عقیدے کو درخت سمجھو۔ جب تک جڑ مضبوط نہ ہو درخت بارآور نہیں ہو سکتا۔ اب وہ ماں مرگئی ہے جو نبی جنا کرتی تھی۔ مشاطۂ ازل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں میں وہ کنگھی ہی توڑ ڈالی جو زلفِ نبوت سنوارا کرتی تھی۔ اب زمانے کے یہ کاکل یونہی رہیں گے۔ لیکن کسی کنگھی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

آئیے ہمارے ساتھ تعاون کیجئے۔ ایک دن ہماری بات پورے مسلمانوں کی آواز بن جائے گی۔ جسے حکومت کو سننا پڑے گا۔ ہمیں اپنے خدا پر کامل بھروسہ اور یقین ہے۔ ہم بھی حالات بدل کر دکھا دیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ جو کچھ آج ہماری زبان پر ہے پورے پورے مسلمانوں کی دھڑکن ہوگا۔ بس میری بات مانو۔ دیوانے ہو جاؤ۔ اس معاملے میں عقل کو جواب دے دو کہ یہ عقل کا نہیں عشق کا معاملہ ہے۔ صحابہ کرام بھی صحیح معنوں میں دیوانگان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تبھی پوری دنیا پر چھا گئے۔"

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جو اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ میں اس کی موت ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے، اور) مدینہ میں مرے۔ میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔ (ترمذی)

## بقیہ: درخواست

ب۔ ایک کام MED اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے دفتر کا جو کہ ۲۵ لاکھ روپے مالیت کا تھا۔ اس میں بھی قواعد وضوابط سے روگردانی کی گئی اور کم ریٹ کے بجائے زیادہ ریٹ والے کو ٹھیکہ دیا۔ جس سے بورڈ کو ۲۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ مگر ملزمان نے لاکھوں روپے بطور رشوت ہضم کر لیئے۔

پ۔ دو اور ٹھیکے جو کہ مبارک شہید اور اقبال شہید روڈ پر تھے بے قاعدگی کا شکار ہوئے اور بورڈ کو مبلغ ۱۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ بھاری رشوت وصول کی۔

ت۔ حال ہی میں ایک اور روڈز کا ٹھیکہ برائے سالانہ مرمت کراچی کنٹونمنٹ بورڈز ہوا جس میں بھی بھاری رشوت کے عوض کم ریٹ دینے والے کی بجائے دوسرے کو ٹھیک دیا گیا جس میں سات لاکھ کا نقصان بورڈ کو ہوا۔

(۴) جناب والا۔ یہ صرف چند حقائق ہیں جو عرض سائل کو معلوم ہیں اس کے علاوہ ہزاروں چھوٹے بڑے کام جن میں پیدائش/اموات کے سرٹیفکیٹ تک شامل ہیں روزانہ ہزاروں روپے بطور رشوت طلب کئے جاتے ہیں۔ اور غریب عوام اپنی مجبوری کے تحت یہ کام کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اگر مندرجہ بالا الزامات کی مارشل لاء حکام سے تحقیقات کرائی جائے تو اس سے گھناؤنے بدعنوانیوں، رشوت ستانیوں اور بے قاعدگیوں کے کیس سامنے آئیں گے۔

(۵) جناب عالی! یہ تمام واقعات مبالغہ آمیزی سے مبرا ہیں اور سائل تحقیق میں فریق کی حیثیت سے شامل ہو سکتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ یہ کیس مارشل لاء حکام کے سپرد کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں تاکہ جلد انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

عرضے

سیداختر ملک

۱۱۱-ج۔ بلاک A ناظم آباد۔ کراچی۔

جناب محمد سمیع اللہ صاحب

# اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے

## آرڈی ننس کے اجراء کی ضرورت

۱۹۷۳ء کے آئین درج ذیل دفعہ نمبر ۲۲۷ ملاحظہ ہو جس کے تحت قوانین کا ایک متوازی نظام رہے گا۔ جس میں تھوڑی بہت اسلام کی پیوندکاری کی جائے گی۔ تاکہ وہ خلاف شریعت نہ رہیں۔

"تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے عین مطابق بنایا جائے گا۔ نیز ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔"

شرعی نظام کے نفاذ کے لیے اصولاً یہ شق ہونی چاہیے تھی "شریعت اسلامیہ ملک کا واحد قانون ہوگا" تاکہ ہمارا ماخذ انگریز کے قانون (ماسوائے جزوی تبدیلی) کی بجائے قرآن و سنت ہو۔

لہذا یہ اشد ضروری ہے کہ صدر مملکت مندرجہ ذیل آرڈیننس جاری فرمائیں۔

"تمام امور شریعت کے مطابق طے کئے جائیں گے۔ شریعت کے علاوہ ہر نظام باطل ہوگا۔"

چونکہ ہمارا حسن ظن ہے کہ حکومت نفاذ اسلام کے بارے میں واقعی اپنے نعرے اور دعویٰ میں مخلص ہے اس لئے اسے مندرجہ بالا آرڈیننس جاری کرکے اپنے اخلاص کو ثابت کرنا چاہیے تاکہ جو لوگ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ (حکومت اسلام کا نعرہ محض اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے لگا رہی ہے) ان کی زبان بند ہو سکے۔

### وضاحت

موجودہ حکومت کی حکمت تدریج پر مبنی ہے۔ لیکن تدریج کے لیے جن امور کو مدنظر رکھا گیا۔ ان کی وجہ سے عمل میں پیش رفت نہیں ہو رہی۔ ذیل میں ان امور کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

### (الف) کوڈیفکیشن

ہمارا کوڈ اللہ کی کتاب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ ان کا ترجمہ سمجھنے کے لئے تو کیا جاسکتا ہے لیکن ترجمہ کو حتمی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ شریعت کے جس حصہ کا کوڈ بنے گا۔ وہ شریعت کے اس حصہ کو حذف (SUPEREDE) کر دیگا۔ فیصلے قرآن و سنت کے مطابق ہونے لازم ہیں۔ ترجمہ کو قرآن و سنت نہیں کہا جاسکتا۔ ہمارے پاس الجامع اور المختصر کی شکل میں احکام کے مجموعہ جات مہیا ہیں۔ جن پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ کوڈیفکیشن قابل عمل نہیں۔ اس عمل میں برسوں لگیں گے۔ پھر بھی کامیابی کی ضمانت نہیں۔

### (ب) افـــــراد کی کمی

غیر شرعی نظام میں شریعت کے لیے افراد کیسے تیار کیے جائیں گے۔ غیر شرعی نظام میں طاقت ان کے پاس ہوگی۔ جو اس نظام سے منسلک ہوں گے۔ شریعت کے لیے کام کرنے والوں کے لیے مناسب مواقع نہ ملیں گے۔ شریعت کے نفاذ کے لیے غیر شرعی نظام کا باطل ہونا لازم ہوگا موجودہ نظام کو باطل قرار دینے سے کوئی دشواری نہ ہوگی۔ درمیانی عرصہ کے لئے مروجہ قواعد و ضوابط اور قوانین سے استفادہ جائز

باقی صفحہ ۲۳ پر

تحریر:- مولانا محمد طیب کشمیری

# امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری

# اپنے اکابرین، معاصرین اور تلامذہ کی نظر میں

امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہؒ کون تھے کیا تھے؟ علمی دنیا میں ان کا کیا مقام تھا اس کی معمولی سی جھلک حضرت شاہ صاحبؒ کے اساتذہ کرامؒ، معاصرین عظام اور تلامذہ کے ان تاثرات سے قارئین کے سامنے آ جائے گی جو انہوں نے حضرت شاہ صاحبؒ کے متعلق بیان فرمائے۔

بانی تحریک ریشمی رومال شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ

"خداوند تعالیٰ نے مولانا انور شاہ میں علم، عمل، حسن سیرت، صورت، ورع، زہد، رائے صائب، اور ذہن ثاقب کو جمع کر دیا ہے۔"

علامہ رشید رضا مصریؒ مدیر "المنار" قاہرہ

"ما رأیت مثل هذا الاستاذ الجلیل

میں نے آج تک ان جیسا جلیل القدر عالم نہیں دیکھا"

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

"صحابہ کرام کا قافلہ جا رہا تھا یہ پیچھے رہ گئے۔"

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانویؒ

"ایک عیسائی فلسفی نے اسلام کی حقانیت کی دلیل دی ہے کہ غزالیؒ جیسا محقق اور مفکرؒ، مذہب اسلام کی صداقت کا علمبردار تھا۔ اس زمانے میں میرے نزدیک اسلام کی حقانیت کی بہت سی دلیلوں میں سے ایک دلیل حضرت مولانا انور شاہ کا محافظ اسلام ہونا ہے، اگر اسلام میں کوئی کجی یا کمی ہوتی تو مولانا انور شاہؒ دین اسلام سے کنارہ کش ہو جاتے"

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ۔

"حضرت شاہ صاحب کی وفات بلاشبہ وقت حاضر کے کامل ترین عالم ربانی کی وفات ہے، جن کی نظیر مستقبل (قریب) میں متوقع نہیں۔ طبقہ علماء میں حضرت شاہ صاحبؒ کا تبحر، کمال فضل، ورع، تقویٰ، جامعیت و استغناء مسلّم تھا۔ موافق ہو یا مخالف ان کے سامنے تسلیم و انقیاد سے گردن جھکا دیتا تھا۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

"میں ایسے حضرات کو بھی جانتا ہوں جن کو ایک لاکھ حدیثیں یاد ہیں، اور ایسے حضرات کو بھی جانتا ہوں جن کو صحیحین (یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم) حفظ یاد ہیں۔ لیکن ایسا عالم کہ کتب خانہ کا کتب خانہ جس کے سینے میں محفوظ ہو۔ سوائے حضرت مولانا انور شاہؒ کے کوئی نہیں دیکھا، میں نے ہندوستان، حجاز، عراق، شام وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء و فضلاء سے ملاقات کی اور مسائل علمیہ میں ان سے گفتگو کی، لیکن تبحر علمی، وسعت معلومات اور علوم نقلیہ (یعنی قرآن و حدیث) اور علوم عقلیہ (یعنی علم کلام، منطق، فلسفہ اور ہیئت وغیرہ) کے احاطہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کا کوئی نظیر نہیں پایا۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

"مجھ سے اگر مصر و شام کا کوئی آدمی پوچھتا کہ تم نے حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ شیخ تقی الدین ابن دقیق العید اور سلطان العلماء حضرت شیخ عزالدین عبدالسلام کو دیکھا ہے تو میں استعارہ کر کے کہہ سکتا تھا کہ ہاں دیکھا ہے، کیونکہ صرف زمانہ کا تقدم و تاخر ہے ورنہ اگر حضرت شاہ صاحبؒ بھی چھٹی یا ساتویں صدی ہجری میں ہوتے تو اسی طرح آپ کے مناقب و محامد بھی اوراق تاریخ کا گرانقدر سرمایہ ہوتے، میں محسوس کرتا ہوں کہ حافظ ابن حجرؒ، شیخ تقی الدین اور سلطان العلماء کا آج انتقال ہو رہا ہے۔"

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

"حضرت مولانا انور شاہ چمن ولی اللّٰہی کے ایک بار آور اور ثمردار درخت تھے۔ جو اپنے گنجان سایہ سے تمام عالم اسلام کو مستفید کر رہے تھے اور جس درخت کے شیریں پھلوں سے ایک عالم اپنی گرسنگی کو دور کر رہا تھا۔ شاہ صاحب ایک فیض جاری کے ایسے سرچشمہ تھے جس کے پانی کا بہاؤ نہ صرف ہندوستان تک تھا بلکہ تمام عالم اسلام اسی چشمہ سے سیراب ہو رہا تھا اس کا منبع اگرچہ دیوبند تھا لیکن اس کا دھارا چین بخارا جاوا ۔ اور ترکی میں پڑتا تھا

امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ

"اس قسم پر کوئی کفارہ نہیں جو اس امر پر کھائی جائے کہ مولانا انور شاہ اس زمانے میں بے نظیر عالم ہیں۔"

مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ

حضرت شاہ صاحب سلف صالحین کا نمونہ اور علم کا ایک چلتا پھرتا کتب خانہ ہیں۔

مولانا سید عبدالحی لکھنویؒ صاحب نزہۃ الخواطر

"الشیخ الفاضل العلامۃ انور شاہ احد کبار الفقہاء الحنفیۃ

حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ

"مجھے کبھی کسی مسئلہ میں کوئی دشواری پیش آتی تو کتب خانہ دارالعلوم کی طرف رجوع کرتا اگر کوئی چیز مل جاتی تو نبہا ورنہ پھر حضرت شاہ صاحب سے رجوع کرتا۔ شاہ صاحب جو جواب دیتے اسے آخری اور تحقیقی پاتا۔"

علامہ محدث علی حنبلی مصریؒ فرماتے ہیں۔

"میں نے شاہ صاحب کے علاوہ اس درجہ کا کوئی عالم نہیں دیکھا جو امام بخاری، حافظ ابن حجرؒ، امام ابن تیمیہؒ ابن حزمؒ اور شوکانیؒ وغیرہ کے نظریات پر تنقیدی نظر و محاکمہ کر سکتا ہو اور ان حضرات کی جلالت قدر کا پورا لحاظ رکھ کر بحث و تحقیق کا حق ادا کر سکے۔"

محدث و مفسر علامہ زاہد بن الحسن الکوثریؒ

"علامہ ابن ہمام (صاحب فتح القدیر متوفی ۸۶۱ھ) کے بعد انور شاہ صاحبؒ کے پایہ کا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں ہوا۔ جو متن حدیث سے نئے نئے مباحث و نکات کے استنباط و استخراج کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور یہ وقفہ (شاہ صاحب اور ابن ہمام کے درمیان) کوئی معمولی وقفہ نہیں ہے۔"

شیخ الاسلام مصطفیٰ صبریؒ

سلطنت ترکی کے سابق شیخ الاسلام صبری نے حضرت شاہ صاحبؒ کی تصنیف "مرقاۃ الطارم" دیکھ کر فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ فلسفہ و کلام کے دقائق کا اس انداز سے سمجھنے والا اب بھی دنیا میں کوئی موجود ہے جتنا کچھ آج تک اس موضوع پر لکھا جا چکا ہے اس رسالہ کو اس سب پر ترجیح دیتا ہوں، اور اسفار اربعہ شیرازی کی ان چار مجلات کبیرہ پر بھی۔"

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ۔

مجھے فہم القرآن اور علم حدیث میں جو کچھ بھی حاصل ہوا ہے وہ سب حضرت شاہ صاحبؒ کی خاص توجہ اور فیضان صحبت کا نتیجہ ہے، حضرت شاہ صاحبؒ نے تحریک خلافت کے زمانے سے لے کر احرار کے زمانے تک میری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی رہنمائی اور سرپرستی فرمائی

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کی روایت ہے کہ مولانا

ابوالکلام آزاد کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی مولانا آزاد
حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں دلی حاضر ہوتے
تو ان کے سامنے دو زانو با ادب ایک ایک گھنٹہ بیٹھے
رہتے اور یہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے
جن کی خدمت میں حاضر ہونے کو مولانا آزاد اپنی
سعادت سمجھتے تھے۔"

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

"واقعی حضرت شاہ صاحب آیۃ من آیات اللہ تھے"

حضرت مولانا غلام قادر گرامی مرحوم :-

"چہ فصاحت چہ بلاغت چہ معانی چہ بیاں
جلوہ فرما ست دراں خوش زبانِ انور"

مشہور نقاد مولانا عامر عثمانیؒ

"علامہ انور شاہ صاحبؒ متاخرین میں جس پائے کے
محدث گذرے ہیں وہ اونچے اہل علم سے مخفی نہیں
حق یہ ہے کہ حدیث کے وسیع اور دقیق فن کی مہارت
کا جو سلسلۃ الذہب قرونِ اولیٰ سے چلا آرہا تھا موصوف
اس کی آخری کڑی تھے اور آپ کے بعد پوری دنیائے
اسلام میں اس شان کے محدث اور حافظ حدیث کم
از کم ہماری معلومات کی حد تک عنقاء کے درجہ میں ہیں"

مولانا عبدالماجد دریاآبادیؒ :-

"حنفیوں میں علامہ انور شاہ کاشمیریؒ علم و فضل،
خصوصاً علم حدیث میں اپنی نظیر بس آپ ہی تھے"

مولانا شمس تبریز خان آروی :-

"قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ
(بانی دارالعلوم دیوبند) اپنے عہد میں جس طرح اپنے
مذہبی علوم و افکار کے لئے ممتاز تھے امامت عصر
ان کے حصے میں آئی تھی، ٹھیک اسی طرح شیخ الحدیث
علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے گہرے علوم و افکار کی وجہ
سے امام العصر ہوکر رہے، اپنی علمی جامعیت اور تبحر
کی وجہ سے وہ بجا طور پر عبقری اور نابغۂ عصر تھے"

علامہ سید سلیمان ندوی رحؒ :-

حضرت انور شاہ صاحب کی مثال اس سمندر کی سی تھی
جس کی اوپر کی سطح ساکن لیکن اندر کی سطح موتیوں
کے گراں قیمت خزانوں سے معمور ہوتی ہے"
وسعتِ نظر، قوتِ حافظہ اور کثرت حفظ میں اس
عہد میں بے مثال تھے، علوم حدیث کے حافظ و
نکتہ شناس، علوم ادب میں بلند پایہ، معقولات
میں ماہر، شعر و سخن سے بہرہ مند، اور زہد و تقویٰ
میں کامل تھے، مرتے دم تک علم و معرفت کے
اس شیدائی نے قال اللہ و قال الرسول کا
نعرہ بلند رکھا"

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ :-

بے نظیر علم دین رخصت ہوگیا۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ :-

"اگر مجسم علم کسی کو دیکھنا ہو تو مولانا انور شاہ کو
دیکھ لے"

میر واعظ اہل حدیث مولانا غلام نبی مبارکی کشمیری۔

"لما رأیت وجهه عرفت انه عالم متورع
متشرع جامع لعلوم الاولیة والالٰهیة"
(ترجمہ) جونہی میری نظر ان کے چہرہ پر نظر پڑی میرے
دل پر یہی عکس پڑا کہ یہ شخص ایک پرہیزگار، پابند
شریعت اور علوم عقلیہ اور نقلیہ کے جامع عالم ہیں

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہم العالی :-

میں حضرت شاہ صاحب کے یگانہ کمالات اور ان
کے تبحر علمی، محیر العقول حافظہ، اور فن حدیث میں
ان کے علو مرتبہ، نیز ان کی حیرت انگیز وسعتِ نظر
سے نہ صرف واقف بلکہ ان کا معتقد ہوں"

ڈاکٹر اقبال مرحوم :-

"اسلام کی ادھر کی پانچ سو سالہ تاریخ مولانا انور
شاہ کشمیری کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ ایسا
بلند پایہ عالم اور فاضل جلیل اب پیدا نہیں ہوگا"

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ :-

حضرت شاہ صاحب کے درس حدیث کو دیکھ کر
محدثین کی یاد تازہ ہوجاتی ہے جب متون حدیث

پر کلام فرماتے تو یہ معلوم ہوتا کہ بخاری اور مسلم بول رہے ہیں۔ اور جب فقہ الحدیث پر کلام کرتے تو محمد بن حسن الشیبانی معلوم ہوتے اور جب حدیث کی بلاغت پر کلام کرتے تو تفتازانی اور جرجانی معلوم ہوتے، اور جب شریعت کے اسرار بیان فرماتے تو ابن عربی اور شعرانی معلوم ہوتے۔"

محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ

" میرے ناقص علم میں غیر منقسم ہندوستان کی سرزمین میں جامعیت اور تبحر کے اعتبار سے ایک حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان کے بعد حضرت امام العصر الکشمیری کی نظیر نہیں ملے گی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رح

" دیوبند کی ان آفتاب و ماہتاب ہستیوں میں نہایت تیز اور شفاف روشنی کا ایک جلیل القدر ستارہ حضرت الاستاذ علامہ دہر فرید عصر حافظ الدنیا محدث وقت مولانا السید محمد انور شاہ الکشمیری صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کی مبارک ہستی بھی ہے جو مجموعی حیثیت سے آیۃ من آیات اللہ اور اپنے علم و فضل کے لحاظ سے دین کا ایک روشن منارہ تھے اور آپ کی ذات بلا مبالغہ عالم جلیل، فاضل نبیل، تقی، نقی، محدث، مفسر و متکلم، ادیب و شاعر، صوفی و صافی اور فنا فی السنۃ ذات تھی۔"

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ

"حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن قدس اللہ سرہ العزیز کے تلامذہ میں سب سے زیادہ نامور اور حدیث و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے حامل اور قدماء محدثین کی طرح واسع الاطلاع حضرت محدث کشمیری ہیں، وسعت معلومات علم حدیث کے لئے غیر معمولی حافظ ذکاوت، قوت مطالعہ: متون و شروح حدیث کی اطلاع رجال و تاریخ جرح و تعدیل طبقات روایات کی واقفیت، تقوی زہد و ورع درکار ہے، ان میں سے ہر ایک میں قدرت نے آپ کو وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔"

مولانا مفتی عتیق الرحمان عثمانی رح

"وادی لولاب کو سلام جس نے ایسے عدیم المثال محدث کی اپنی آغوش میں پرورش کی۔"

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رح

" دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ایک ان میں سے حضرت شاہ صاحب بھی ہیں۔"

حضرت مولانا سید محمد طلحہ ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

" اگر میں نے مولانا انور شاہ کو نہ دیکھا ہوتا اور ان کے حافظہ کا ذاتی تجربہ نہ ہوتا تو ان روایتوں کے تسلیم کرنے میں تامل ہوتا جو کتابوں میں سلف کے حافظے کے بارے میں درج ہیں! لیکن حضرت شاہ صاحب کو دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ جس امت کے پچھلوں کا یہ حال ہے اس کے اگلوں کی کیا کیفیت ہو گی؟"

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدظلہ سابق صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

" حضرت الاستاذ العلام مولانا محمد انور شاہ کشمیری کی شخصیت بلاشبہ ایک عہد آفرین شخصیت تھی آپ نے علوم اسلامیہ، خصوصاً فن حدیث کے درس و تعلیم میں ایک انقلاب عظیم پیدا کیا۔ علماء میں ذوق تحقیق و تدقیق پیدا کیا ان کو استنباط و استخراج مسائل میں ایک وسیع نقطہ نظر عطا فرمایا، اپنے علم و فضل اور ہر فن میں اپنی مجتہدانہ آراء سے اپنے زمانے کے علماء و فضلاء اور دوسرے ارباب علم و دانش کو متاثر کیا۔ اور ایک نسل ایسی پیدا کی جس نے زمانے کے معیار علمی اور خدمت ملی کا رنگ بدل دیا۔ ایک عہد آفرین شخصیت کی یہی خصوصیات ہوتی ہیں اور بے شک و شبہ حضرت شاہ صاحب کی عظیم شخصیت ان تمام خصوصیات و اوصاف و کمالات کی جامع اتم تھی

..........

صاحبزادہ آفتاب احمد خان مرحوم سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ:-

حضرت شاہ صاحب کا درس مسلم شریف سننے کے بعد فرمایا
"آج تو آکسفورڈ اور کیمبرج کے لیکچر ہال کا منظر سامنے آگیا تھا۔ یورپ کی ان یونیورسٹیوں میں پروفیسروں کو جس طرح پوری تحقیق و ریسرچ کے ذریعہ پڑھاتے ہوئے میں نے دیکھا آج ہندوستان میں میری آنکھوں نے وہی نقشہ دیکھا۔"

شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ مرحوم سابق وزیر اعلیٰ مقبوضہ کشمیر
آل جموں و کشمیر مسلم اوقاف ٹرسٹ کے زیر اہتمام سرینگر میں ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو "انور شاہ کشمیری سیمینار" کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"ماضی قریب میں اس خطہ جنت نظیر نے استاذ العلماء والمفسرین، رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت علامہ انور شاہ جیسی عظیم المرتبت ہستی کو جنم لیا آپ نے علوم قرآن و حدیث، تفسیر و منطق، غرضیکہ عقلی و نقلی علوم و فنون میں وہ غیر معمولی مہارت و حذاقت حاصل کی کہ امام العصر کے نام سے مشہور ہوئے"

سیمینار کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ عبداللہ مرحوم نے فرمایا
"عرب و عجم کے علماء کرام کو علامہ انور شاہ کشمیری کی تحقیقی شان کا اعتراف ہے، اور ساری دنیا ان کے علم کے آگے سرخم ہے"

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی، ڈاکٹر ذاکر حسین کالج دہلی
حضرت الامام المحدث انور شاہ الکشمیری رحمۃ اللہ علیہ جامع کمالات اور یگانہ روزگار بزرگ تھے ان میں فقہ و حدیث کا وہ غیر معمولی ملکہ و لیاقت تھا جو کچھ منتخبان روزگار ہی کے حصہ آتا ہے اس لئے انہیں فقیہہ محدث کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کرنے سے مجھے یہ بھی محسوس ہوا کہ بظاہر وہ عالم، فقیہہ، متکلم، محدث، مفسر، معلم اور مبلغ تھے۔ لیکن ان کا قلب اسرار الٰہی کا گنجینۂ انوار حقائق کا ایسا منبع تھا جس پر انہوں نے علم ظاہر کے پردے ڈال رکھے تھے کہ اہل محفل کی نگاہیں خیرہ نہ ہوں وہ یقیناً ظاہری کمالات کے ساتھ ساتھ ایک صوفی صافی، صاحب عرفان اور نسبتِ عالیہ رکھنے والے سالکین طریقت میں سے بھی تھے۔ امام غزالیؒ کی مانند ان کے علم میں جو خیر و برکت تھی۔ جو انوار تھے جو افادہ اور اخلاص اور تاثیر تھی یہ صرف ان کی نسبتِ عالیہ کا اعجاز ہے"

جناب سید میر قاسم صاحب سابق وزیر اعلیٰ مقبوضہ کشمیر
"ماضی قریب میں کشمیر نے ایسی عظیم الشان ہستی کو جنم دیا، جس کا ثانی ملنا مشکل ہے وہ تھے محدث جلیل علامہ محمد انور شاہ کشمیری۔ حضرت موصوف ایک ایسا آئینہ تھے جس میں زمانہ سلف کے علماء ربانی اور عرفاء حقانی کا عکس جمیل یکجا جلوہ گر تھا، اہل علم متفق ہیں کہ آپ کے انتقال کے بعد ایسا ہمہ صفت موصوف عالم دین ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے"

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ
"نمونۂ سلف حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم و فنون میں ایک بے نظیر جامع عالم بنایا تھا ــ خصوصاً حدیث میں تو اپنے زمانہ کے زہری اور حافظ ابن حجر سمجھے جاتے تھے۔ آپ کا درس حدیث ایک بے مثال درس تھا"

سید محبوب رضوی مصنف "تاریخ دیوبند"
"جو چیز حضرت شاہ صاحب کو ان کے معاصرین میں ممتاز کرتی ہے وہ مختلف علوم و فنون میں

ان کی جامعیت تھی، علوم شرعیہ و عقلیہ میں
کوئی ایسا علم نہیں جس میں انہیں کمال
اور مہارت تامہ حاصل نہ ہو، ضبط و اتقان
وُسعتِ مطالعہ، دقت نظر، جدت فکر
کثرت معلومات، ذکاوت و ذہانت، فہم و فراست
تبحر علم اور استحضار میں وہ بلا مبالغہ اپنی
نظر آپ تھے"

مولانا محمد ابراہیم ایم اے پروفیسر شعبہ عربی گورنمنٹ ڈگری کالج اسلام آباد ۔ مقبوضہ کشمیر

"حضرت شاہ صاحب کو قرآنی آیات احادیث
نبویؐ اور فقہی جزئیات کے ساتھ ساتھ عربی
و فارسی زبانوں کے بیشتر اشعار ازبر تھے، موزونیت
طبع کا یہ عالم تھا کہ طویل سے طویل منظومات فی البدیہ
اور بے ساختہ آپ کی زبان گوہر فشاں سے منظوم
ہوجایا کرتی تھیں"

مولانا ظفر علی خان مرحوم

"حضرت مولانا انور شاہ صاحب کی نظیر علوم میں
خصوصاً علم حدیث میں پیش کرنے سے تمام ایشیا
عاجز ہے"

شارح اقبالیات پروفیسر یوسف سلیم چشتی

"ہرچند مرحوم ہر فن میں مہارت تامہ رکھتے
تھے۔ لیکن حدیث و فقہ میں بلاشبہ تمام دنیائے
اسلام میں کوئی شخص اُن کا ہمسر نہ تھا"

ڈاکٹر انور ایس دل، پروفیسر یونائیٹڈ سٹیٹس انٹرنیشنل یونیورسٹی سین ڈیگو کیلفورنیا

"حضرت انور شاہ جیسے علماء باعمل نہ صرف اہل
کشمیر، ہندوستان، پاکستان، اور دنیائے اسلام
کے لئے بلکہ افریقہ، امریکہ اور دنیا بھر کے لوگوں
کے لئے روشنی کے مناروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔
شاہ صاحب کی زندگی اور انداز فکر و عمل کا دورِ
جدید کے تقاضوں کے پیش نظر تجزیہ اور اعادہ
آنے والی نسلوں کے لئے ہدایت اور روشنی کا
سرچشمہ ہے"

پروفیسر آل احمد سرور، شعبہ اقبالیات کشمیر یونیورسٹی سری نگر

"برصغیر کے ان علماء میں جنہوں نے نظر و فکر،
رشد و ہدایت اور درس و تدریس کا علم برصغیر
میں بلند رکھا، حضرت انور شاہ کشمیریؒ کا درجہ
بہت بلند ہے۔ کشمیر کے اس فرزند جلیل نے
علوم اسلامیہ خصوصاً حدیث میں وہ بلند مرتبہ
حاصل کیا جو اس دور میں اپنی مثال آپ ہے"

حضرت مولانا عبدالسبحان، پرنسپل جامعہ مدینۃ العلوم حضرت بل، سرینگر

"حضرت شاہ صاحب علم کا چلتا پھرتا کتب خانہ
تھے۔ اور تمام علوم و فنون میں کامل دستگاہ رکھتے
تھے، آپ بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ بھی
تھے۔ اور سالک و عارف بھی، اقصائے عالم
میں ایسی ہستیاں شاذ ہی پائی جاتی ہیں"

مولانا عبدالاحد استاذ جامعہ مدینۃ العلوم حضرت بل، سرینگر

"حضرت شاہ صاحبؒ اس چودھویں صدی ہجری
میں علمی سمندر کے گوہر گراں مایہ، نکتہ داں فقیہ،
روح بخاریؒ، جانشین امام اعظم ابوحنیفہؒ، چلتا پھرتا
کتب خانہ، رازی زمان، غزالی دوران، آشنائے رموز
قرآن، برجستہ شارح علم حدیث، صاحب علم و عمل
مجسم ورع و تقویٰ استاذ جلیل اسلام کی حقانیت
کا باکمال صاحب، اور محافظ اسلام تھے"

قائد مشرق، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نوراللہ مرقدہٗ

"حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے پشاور جمعیۃ علمائے
ہند کے عظیم الشان اجلاس میں جو خطبہ صدارت
دیا اور جس میں حضرت شیخ الہندؒ کے مقاصد
کی وضاحت اور ترک موالات پر دلائل اور
براہین کے انبار لگائے وہ حضرت شاہ صاحبؒ
کا مخصوص حصہ ہے"

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی جج سپریم کورٹ پاکستان

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری علم و فضل میں یکتائے
روزگار تھے۔ ان کا علم و فضل اور حیرت انگیز

حافظ اس قدر مشہور ہوا کہ ان کی دوسری خوبیاں اس میں گم ہوگئیں ورنہ انابت و تقویٰ اور سلوک و تصوف میں بھی انہیں ممتاز مقام حاصل تھا۔

حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی انڈیا

"بحر العلوم، محدث دوراں، علامۂ عصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری اپنے علم و عمل، زہد و تقویٰ تبحر فقہ اور حفظ و روایت کے لحاظ سے یگانہ روزگار تھے"

ڈاکٹر سید محمد رضوان اللہ صاحب سابق صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

"حضرت شاہ صاحب کی تصانیف کا اگر امام غزالیؒ ابن تیمیہؒ، ابن حزمؒ، ابن حجر عسقلانیؒ، شاہ ولی اللہؒ شاہ عبد العزیزؒ اور محمد عابد سندھی کی تصانیف سے موازنہ کیا جائے تو شاہ صاحب کی تصانیف کی زیادہ اہمیت واضح ہو کر ہمارے سامنے آئیگی۔ مسئلہ تکفیر پر امام غزالیؒ، ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ نے قلم اٹھایا۔ لیکن جس جامعیت کے ساتھ شاہ صاحبؒ کے رسالہ "اکفار الملحدین فی ضروریات الدین" میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے وہ اکثر ائمہ کرام کے یہاں نہیں ملتی"

محمد اسعد اللہ قریشی

"شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ جو کئی برس تک دارالعلوم دیوبند کے مدرس اعلیٰ رہے۔ عربی و فارسی علوم میں ایسے کامل ثابت ہوئے کہ انہیں "ابوحنیفہ ثانی" کہا جانے لگا۔ زبردست حافظہ کے مالک تھے۔ ان کی عربی زبان میں صحیح بخاری کی شرح چار جلدوں میں موجود ہے۔ عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام، بھی عربی زبان میں ان کی ایک کتاب ہے، مسئلہ قدر پر آپ کی ایک طویل عربی نظم بھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں آپ نے کئی قصائد عربی زبان میں لکھے ہیں دیوبند میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ نے آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ آپ کو عربی درس و تدریس میں ایک خاص شہرت حاصل تھی اور بڑے بڑے علماء آپ کے درس سے استفادہ کے لئے جمع ہوتے تھے، عربی کتب کی عبارتوں کی عبارتیں آپ کو زبانی یاد تھیں۔ ایک دفعہ جس کتاب کو پڑھ لیتے تھے اس کے مضامین حاضر ذہن ہوتے تھے۔ مصر کے مشہور مصنف و عالم علامہ رشید رضا مدیر "المنار" جب دیوبند تشریف لائے تو علامہ موصوف نے ارتجالاً جو عربی میں تقریر کی تو اسے سن کر مدیر "المنار" بار بار کرسی سے اٹھ اٹھ کر کہتے تھے کہ "واللہ ما رأیت مثل ھذا الاستاذ الجلیل قط" یعنی خدا کی قسم میں نے آج تک ان جیسا جلیل القدر عالم نہیں دیکھا۔ الغرض علامہ انور شاہ صاحب مرحوم بے مثال اور مایہ ناز شخصیت تھے"

جناب عبد المجید سالک۔

"حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث تھے، ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔ علامہ ممدوح بہت بڑے عالم متبحر تھے۔ خصوصاً حدیث کے علم میں دُور دُور تک اپنی مثال نہ رکھتے تھے"

امداد صابری۔

آپ بحمد اللہ جامع علوم ہیں ہر فن میں اس درجہ تجربہ حاصل ہے کہ اس فن کا امام کہدیا جائے سیرتاً و صورتاً آپ اپنے سلف کے نمونہ اور سچے جانشین ہیں۔

مولانا سید احمد رضا بجنوری مؤلف انوار الباری شرح صحیح بخاری

"نہایت عظیم القدر محدث، محقق و مدقق، جامع معقول و منقول تھے۔

مزید لکھتے ہیں کہ :۔

"حضرت شاہ صاحب کا درس حدیث قدیم محدثین کے طرز سے ملتا جلتا تھا ان کی نظر زمانہ رسالت، صحابہ وتابعین سے گذر کر ائمہ مجتہدین واکابر محدثین سے ہوتی ہوئی اپنے زمانہ تک کے تمام اکابر محققین کے فیصلوں پر ہوتی تھی۔ جس کا اندازہ آپ کی تالیفات "فصل الخطاب، نیل الفرقدین، بسط الیدین، کشف الستر" وغیرہ سے ہو سکتا ہے"۔

چند سطروں کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ :۔

"حضرت شاہ صاحب کا حافظہ بے نظیر اور مطالعہ بہت وسیع تھا۔ متقدمین اور متاخرین کی تمام تصانیف قلمی و مطبوعہ کا بنظر غائر مطالعہ فرماتے تھے، فتح الباری (شرح صحیح بخاری) کا مطالعہ خصوصیت کے ساتھ متعدد بار فرمایا تھا اور اس کی ایک ایک جزئی آپ کے حافظہ و نظر میں تھی"۔

مولانا مشیت اللہ بجنوری سابق رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند ــــ جناب ثناء الحق صدیقی فرماتے ہیں

"مولانا مشیت اللہ صاحب حضرت شاہ صاحب کی ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے آپ کی بیحد عزت کرتے تھے۔ آپ سے اسباق میں مدد لیتے تھے، اور خود ایک سعادت مند شاگرد کی طرح آپ کی خدمت بجا لاتے تھے، تعطیلات کے زمانے میں حضرت شاہ صاحب مولانا مشیت اللہ صاحب کے ہمراہ ان کے وطن بجنور تشریف لے جاتے تھے"

سردار سید محمد خان جج سپریم کورٹ آزاد کشمیر

"مولانا انور شاہ کشمیری کا حافظہ اور تبحر علمی اپنی مثال آپ تھا۔ بلاشبہ مولانا کے مرتبہ کا عالم دین صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ مولانا جملہ علوم اسلامی اور بالخصوص حدیث پر گہری نظر رکھتے تھے، علمی میدان میں مولانا کی خدمات بے حد قابل قدر ہیں، مولانا نے جو علمی سرمایہ چھوڑا ہے وہ بعد میں آنے والوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے"۔

مؤرخ اسلام مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی۔

"ذکاوت و ذہانت فطری تھی۔ قوت حافظہ لفظ "فراموشی" کی حقیقت سے ناآشنا تھی، شب و روز مطالعہ طبیعت ثانیہ بن گیا تھا انہیں اوصاف نے آپ کو "مدرسہ امینیہ دہلی" کا مشہور استاذ بنایا تھا اور انہیں خصوصیات نے آپ کو دارالعلوم دیوبند میں طبقہ علیا کے اساتذہ میں سب سے نمایاں اور ممتاز کر دیا تھا۔

حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ــــ اپنے شاگردوں کو درس حدیث دیتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ :۔

"اگر فن حدیث میں بصیرت حاصل کرنے کی آرزو ہے تو حضرت شاہ صاحب کے پاس جاؤ دیوبند"

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

"حضرت الاستاذ کے علمی امتیازات اور خصوصیات میں ایک نہایت اہم اور قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آپ سے رجوع کیا جاتا آپ جواب اس طرح دیتے کہ گویا اس کے سارے پہلوؤں اور تمام مالہٗ وما علیہ پر آپ نے ماضی قریب ہی میں غور فرمایا ہے اور آپ بالکل مطمئن ہیں "شاید یوں ہو یا شاید یوں ہو" والی بات آپ کے یہاں بالکل نہ تھی"

مولانا حکیم انیس احمد صدیقی

"حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہٗ علوم قرآنی اور معارف ربانی کے سمندر تھے.... آپ کے تلامذہ ہی آپ کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کے معاصرین بھی اہم اور مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع فرماتے"

خطیب العصر حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب مدظلہٗ

"حضرت انور شاہ کشمیری حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن

قدس سرہ کے منصوص شاگردوں میں سے تھے علم کا چلتا پھرتا کتب خانہ تھے، آپ تمام علوم منقولات ومعقولات میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ قوت حافظ میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کے تبحر علمی نے درس حدیث کو جامع علوم وفنون بنادیا تھا۔

حضرت احسان دانش مرحوم

"حضرت شیخ الہندؒ جہاں مناظرہ کے لئے جاتے، شاہ صاحبؒ ان کے ہمراہ ہوتے، اس وقت دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ کتب تھیں اور شاہ صاحب کے ذہن میں وہ اس طرح جیسے آئینہ میں عکس۔ اگر کبھی موقعہ ایسا آتا کہ شیخ الہندؒ کے ساتھ حضرت شاہ صاحب نہ ہوتے تو شیخ الہندؒ فرماتے آج میرا کتب خانہ میرے ساتھ نہیں ہے حوالوں کے لئے دقت پیش آئے گی، کیونکہ جب مناظرے میں کتاب کے حوالہ کی ضرورت پڑتی تو کتاب کا نام صفحہ نمبر اور مصنف کی نشاندہی مولانا انور شاہ کشمیری کا کام تھا۔"

آغا شورش کاشمیری مرحوم

آخر میں ہم قومی شاعر جناب آغا شورش کاشمیری مرحوم کے تاثرات پر اس سلسلہ کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت شورش، علامہ کشمیری کے بارہ میں اپنے تاثرات یوں بیان فرماتے ہیں:-

"حاشیہ بردار دربار رسول اللہ کا
حافظؒ مرحوم کے اعجاز دکھلاتا رہا
آدمی کے روپ میں قدرت کا روشن معجزہ
علم کی ہیبت سے رزم وبزم پر چھایا رہا
سادگی میں عہد اول کے صحابہؓ کی مثال
سیرت پیغمبر کونین سمجھاتا رہا
یہ جہاں فانی ہے کوئی چیز لافانی نہیں
پھر بھی اس دنیا میں انور شاہؒ کا ثانی نہیں"

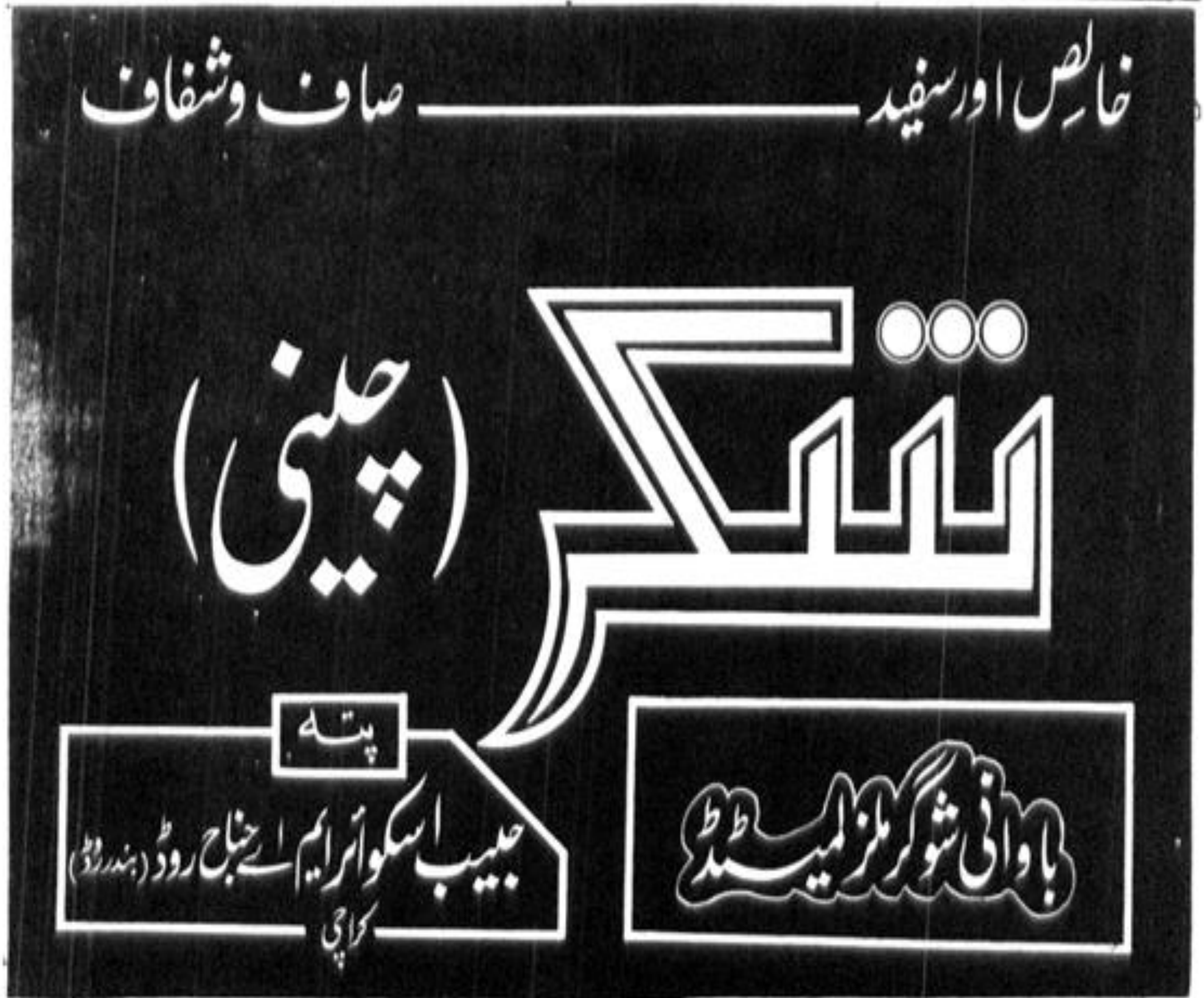

## کاروانِ ختم نبوت

# ○ ـــــ قادیانی ہیڈ ماسٹر اور اس کی پرنسپل بیوی کو برطرف کیا جائے

# ○ ـــــ حافظ منیر پر حملوں اور دھمکیوں پر اظہار تشویش

# ○ ـــــ شبانِ ختم نبوت سرگودھا کا ایک اہم اجلاس

کنڈیارو سندھ۔ رپورٹ محمد عثمان آزاد۔ ایک بیان میں مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنما اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے خطیب حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب اور مجلس تحفظ ختم نبوت مٹھی ضلع تھرپارکر کے جنرل سیکرٹری حافظ منیر احمد پر حملوں اور دھمکیوں پر اظہار تشویش کرتے ہوئے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا ہے کہ ان قادیانی غنڈہ عناصر کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کے لئے اس قسم کی جرأت نہ کر سکیں۔"

اٹک ۔ (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کا ایک اہم اجلاس مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں ۳ر اگست بروز جمعہ بعد نماز عصر منعقد ہوا، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، اٹک شہر کے کونسلرز، پریس رپورٹرز، اور تحفظ ختم نبوت کے قریباً تین صد اراکین نے شرکت کی۔

یہ اجلاس مجلس عمل کے قیام کے لئے بلایا گیا تھا جس میں مختلف علماء کرام کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز نے انجام دیئے، ضلعی امیر مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہٗ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ناموس رسالت کا محافظ تو خود خدا تعالیٰ ہے یہ ہماری اپنی سعادت اور خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ کام لے رہا ہے، انہوں نے فرمایا میں یہ بات لکھ کر دیتا ہوں کہ جو مرزائیوں سے محبت کرے گا وہ حضرت رسولِ اکرم کی شفاعت سے محروم رہیگا۔

شیعی نمائندہ سید ارشاد شاہ بخاری ایڈووکیٹ نے اپنے خطاب میں مقامی مجلس کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم سب کو مل جل کر کام کرنا چاہئے۔ بریلوی مکتب فکر سے مرکزی جامع مسجد حنفیہ کے خطیب حضرت مولانا فداء النبی صاحب مدظلہٗ نے اپنے خطاب میں اتحاد کی دعوت دی اور ختم نبوت کیلئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ مولانا حامد علی رحمانی حسن ابدال اور مولانا محمد صدیق نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ بعدازاں مقامی مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آخر میں ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی نے قراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

"مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کی قراردادیں"

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے اجلاس منعقدہ ۳ر اگست ۱۹۸۴ء بمقام مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں درج ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں:۔

۱۔ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گذشتہ اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی تھی کہ مقامی جمشید ہائی سکول سے قادیانی ہیڈ ماسٹر اور گرلز کالج سے اس کی بیوی جو انچارج پرنسپل ہے، کو فوراً ہٹایا جائے اس قرارداد کی نقول تمام متعلقہ آفیسرز کو بذریعہ رجسٹری بھیجی گئی تھیں، جن پر تاحال کوئی کارروائی نہیں ہوئی، لہٰذا آج کا یہ اجلاس دوبارہ یہ پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ہیڈ ماسٹر اور اس کی بیوی کو فوراً اس اہم عہدے سے برطرف کیا جائے ورنہ آئندہ حالات کی ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے متعلق حالیہ صدارتی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کیا جائے۔ قادیانیوں کے تمام لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کا اضافہ کرکے انہیں واضح طور پر غیر مسلم لکھا جائے، نیز قادیانیوں نے حالیہ آرڈیننس کے خلاف مختلف عدالتوں میں جو دعوے

دائر کر رکھے ہیں۔ عدالتوں کو ان کی سماعت کا حق نہ دیا جائے، اور جو وکیل قادیانیوں کی طرف سے ان مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں انہیں سزا دی جائے۔

۳۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس مولانا اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی کیس میں حکومت کی ناکامی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر احمد کو وطن واپس بلا کر ان کیسوں میں شامل تفتیش کیا جائے، نیز ربوہ میں قادیانیت سے تائب ہونے والے نو مسلموں کو تحفظ دیا جائے۔"

۴۔ راولپنڈی میں شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والے جس فرد پر مقدمہ چل رہا ہے اسے سزائے موت دی جائے۔

اجلاس نے متفقہ طور پر یہ تمام قراردادیں جوش و خروش سے منظور کیں!

## شبانِ ختم نبوت سرگودہا کا ایک اہم اجلاس اور قراردادیں :-

شبان ختم نبوت سرگودہا کا ایک اہم اجلاس آج مورخہ ۳ ۸۴ بروز بدھ ۸ بجے صبح کی مسجد بلاک نمبر ۱۱ میں منعقد ہوا، جس میں مختلف مکتبۂ فکر کے نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی۔ اس اجلاس میں مولانا محمد اکرم صاحب طوفانی مبلغ تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودہا نے مرزائیت اور مرزائی نوازوں کے خلاف پُر اثر انداز میں نوجوانوں سے خطاب کیا۔ اور حضرت مولانا قاری شہاب الدین صاحب نے بھی اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا۔ اور سیف الرحمٰن صاحب نے چند تنظیمی امور کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد راؤ عبدالرحمان صاحب صدر شبان ختم نبوت ضلع سرگودہا نے مندرجہ ذیل قراردادوں کو پیش کیا جو متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ مولانا محمد اسلم قریشی اور قاری محمد اشرف کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے، اور جو افسران ان کی تفتیش میں سُستی اور لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں ان کی جگہ دیانتدار اور فرض شناس افسران کو مقرر کیا جائے۔

۲۔ مولانا اللہ یار ارشد خطیب ربوہ پر قاتلانہ حملہ کے ملزموں کے خلاف فوری طور پر مقدمات فوجی عدالتوں میں چلائے جائیں اور ملزموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

۳۔ سرگودہا میں بلاک نمبر ۳۶ شمالی میں مرزائیوں نے آرڈی ننس کی کھلی توہین کی ہے۔ اور مرزا طاہر کی تقریر اونچی آواز سے لگا کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔ اس سلسلہ میں ضلعی انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی

حکومت پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ واپس لیا جائے۔

---

## دعائے صحت کی اپیل

حضرت مولانا خدا بخش صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد محلہ عیدگاہ اٹک شہر کئی دنوں سے درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے اراکین نے تمام جماعتی احباب سے اپیل کی ہے کہ خلوص دل سے ان کی صحت یابی کے لئے دُعا فرماویں۔ شکریہ!

## قربانی کا گوشت

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سال عید الاضحیٰ کے موقع پر) ہدایت فرمائی کہ تم میں سے جو کوئی قربانی کرے تو (اس کا گوشت بس تین دن تک کھا سکتا ہے) تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں اس قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہنا چاہئے ـــــ پھر جب اگلا سال آیا تو لوگوں نے دریافت کیا ہم اس سال بھی ایسا ہی کریں جیسا کہ گذشتہ سال آپ کی ہدایت کے مطابق کیا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا (نہیں اس سال تین دن والی وہ پابندی نہیں ہے بلکہ اجازت ہے کہ جب تک چاہو) کھاؤ، کھلاؤ اور محفوظ رکھو۔

گذشتہ سال وہ ہدایت اس لئے دی گئی تھی کہ عوام کو (غذا کی کمی کی وجہ سے) کھانے پینے کی تکلیف تھی۔ اس لئے میں نے چاہا تھا کہ قربانی کے گوشت سے تم ان کی پوری مدد کرو (اس لئے میں نے عارضی اور وقتی طور پر وہ حکم دیا تھا۔ اب جبکہ وہ ضرورت باقی نہیں رہی، تمہارے لئے کھانے اور کھلانے اور محفوظ رکھنے کی پوری گنجائش ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

## زیر تبصرہ کتاب کی دو عدد کتب ہو رہا زف مائیں :۔

کتاب :۔ تبلیغی جماعت کے لئے روانگی کی ہدایات
مؤلف :۔ حضرت الحاج میاں محمد عیسیٰ صاحب فیروزپوری
صفحات :۔ ۱۱۲ قیمت درج نہیں
ناشر :۔ یوسف سنٹر ۱۳ نیو اردو بازار کراچی

اللہ تعالیٰ نے اس دور فتن میں گمراہی کو دور کرنے کا ایک بہترین نسخہ "تبلیغ" کے نام سے انسانیت کو عطا فرمایا۔ آج یہ کام پورے عالم میں پھیل رہا ہے۔ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کے ضروری اصول جمع کر کے چھپوا دیئے جائیں تاکہ تبلیغ کا کام کرنے والوں کی کچھ رہبری ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ میاں جی الحاج محمد عیسیٰ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ہمت کر کے اس مشکل کو حل کر دیا۔ ۹۵ عنوانات پر یہ جامع کتاب اللہ کے راستہ میں نکلنے والوں کے تحفہ بے بہا ہے۔ آخر میں نہایت جامع دعائیں جو اس کام میں ہر لمحہ ساتھ دیتی ہیں اور ضروری ہیں ان کو لکھ دیا گیا ہے۔ تبلیغ میں نکلنے والوں کے لئے خصوصاً اور تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ مؤلف کی اس سعی کو قبول فرما کر ناشرین کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

کتاب :۔ علمائے دیوبند اور مشائخ پنجاب
تالیف :۔ مولانا محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ دار الہدیٰ بھکر
صفحات :۔ ۶۴ قیمت ۳/۔ روپے صرف

زیر نظر رسالہ پنجاب کی آٹھ مشہور خانقاہوں۔ خانقاہ تونسہ شریف، خانقاہ سیال شریف، خانقاہ گولڑہ شریف، خانقاہ ترقیوی شریف، خانقاہ کوٹ مٹھن شریف، خانقاہ علی پور سیداں، خانقاہ سواگ شریف، خانقاہ جنجو شریف کے مشائخ عظام کے علماء دیوبند سے خصوصی روابط و تعلقات اور علماء دیوبند کے متعلق ان کی آراء گرامی کو مختصر اور احسن انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ کتابچہ کے شروع میں شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان زید مجدہم کی تقریظ ہے:

"اہل علم حضرات اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ علماء حق نے انگریز سے ٹکر لی اور اسلام کے خلاف ابھرنے والی باطل تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ انگریز کو یہاں سے اپنا بستر بوریا باندھ کر جانا پڑا۔

انگریزوں نے اپنے دور استبداد میں ان مجاہدین کو ہر طرح سے بدنام کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے اور ان کو منہ کی کھانی پڑی۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو یہاں بعض حضرات کی طرف سے علماء حق کے خلاف فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کی گئی اور کیا جا رہا ہے جس میں قادیانیوں کا خفیہ ہاتھ بھرپور طور پر کام کر رہا ہے۔ جبکہ علماء حق کی کوششیں اور قربانیاں اتحاد امت کے لئے پہلے بھی وقف تھیں اور اب بھی وقف ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی رہیں گی۔

مسلم معاشرے کی فضا کو خوشگوار بنانے کے لئے سب سے زیادہ ذمہ داری علماء کرام پر عائد ہوتی ہے۔ ان حضرات کو چاہئے کہ مسائل کے اختلاف کو مخالفت کا رنگ دے کر فضا کو مکدر نہ کریں۔ ان کا فرض ہے کہ عصر حاضر میں عالم اسلام کے دگرگوں حالات کو پیش نظر رکھ کر اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا نمونہ بنیں اور مسلمانوں کو اس کی عملی تفسیر کا درس دیں"

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب زید مجدہم کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ انہوں نے پیش نظر رسالہ "علماء دیوبند اور مشائخ پنجاب" مرتب فرما کر مسلمانوں کے باہمی افتراق و انتشار کی خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی مشکور فرمائے۔ ان شاء اللہ اس رسالہ کے پڑھنے سے دلوں کی کدورتیں دور ہوں گی اور مسلمانوں میں مودت و محبت کے رشتے استوار ہوں گے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے، اور آخرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائے آمین۔"

**بقیہ خصائلِ نبوی ؐ**

چھریرے بدن کا کہ اس کے سونے کا حصہ (یعنی پسلی وغیرہ) سنتی ہوئی ٹہنی یا سنتی ہوئی تلوار کی طرح سے باریک، بکری کے بچہ کا ایک دست اس کے پیٹ بھرنے کے لیے کافی۔ یعنی بہادر کہ سونے کے لیے لمبے چوڑے انتظامات کی ضرورت نہ تھی۔ سپاہیانہ زندگی ذرا سی جگہ میں تھوڑا بہت لیٹ لیا اسی طرح کھانے میں بھی مختصر مگر بہادری کے مناسب گوشت کے دو چار ٹکڑے اس کی غذا تھی۔ ابوزرع کی بیٹی بھلا اس کی کیا بات۔ ماں کی تابعدار باپ کی فرمانبردار موٹی تازی سوکن کی جلن تھی۔ (یعنی سوکن کو اس کے کمالات سے جلن پیدا ہو عرب میں مرد کے چھریرا ہونا اور عورت کے لیے موٹی تازی ہونا ممدوح شمار کیا جاتا ہے) ابوزرع کی باندی کا بھی کمال کیا بتاؤں ہمارے گھر کی بات کبھی بھی باہر جاکر نہ کہتی تھی۔ کھانے تک کی چیز بھی بے اجازت خرچ نہیں کرتی تھی۔ گھر میں کوڑا کباڑ نہیں ہونے دیتی تھی۔ مکان کو صاف و شفاف رکھتی تھی۔ ہماری یہ حالت تھی۔ لطف سے دن گزر رہے تھے کہ ایک دن صبح کے وقت جب کہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے۔ ابوزرع گھر سے نکلا راستہ میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دو بچے اناروں سے کھیل رہے تھے (چیتے کے ساتھ تشبیہ کھیل کود میں ہے اور اناروں سے یا تو "حقیقۃً" انار مراد ہیں کہ ان کا کوڑا کا کر کھیل رہے تھے۔ یا دو اناروں سے اس عورت کے پستان مراد ہیں) پس وہ کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ (طلاق اس لیے دی کہ سوکن ہونے کی وجہ سے رنج نہ ہو اور اس وجہ سے مجھے طلاق دے دینے سے اس کے دل میں ابوزرع کی وقعت ہو جائے) ایک روایت میں ہے اس سے نکاح کر لیا نکاح کے بعد وہ مجھے طلاق دینے پر اصرار کرتی رہی آخر مجھے طلاق دے دی اس کے بعد میں نے ایک اور سردار شریف آدمی سے نکاح کر لیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے۔ اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانور اونٹ گائے بکری وغیرہ وغیرہ ہر چیز میں سے ایک ایک جوڑا مجھے دیا اور یہ کہا کہ ام زرع خود بھی کھا اور اپنے میکہ میں جو چاہے بھیج دے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو جمع کروں تب بھی ابوزرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کے برابر نہیں ہو سکتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ قصہ سنا کر مجھے ارشاد فرمایا کہ میں بھی تیرے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ابوزرع ام زرع کے واسطے۔

**فائدہ** اس کے بعد اور احادیث میں بھی آیا ہے کہ مگر میں تجھے طلاق نہیں دوں گا۔ طبرانی کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر فرمایا کہ حضرت ؐ! ابوزرع کی کیا حقیقت۔ میرے ماں باپ آپ ؐ پر قربان آپ ؐ میرے لیے اس سے بہت بڑھ کر ہیں۔ حق تعالیٰ جل شانہ ہر مسلم زوجین کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اتباع اس مضمون میں بھی نصیب فرمائیں کہ یہ عفت کا باعث ہوتا ہے۔ آمین بعض علماء نے اس قصہ میں یہ اشکال کیا ہے کہ جن عورتوں نے اپنی خاوندوں کی برائیاں بیان کی ہیں وہ غیبت ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوئی اور اگر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کو ارشاد فرمایا تو اشکال اور بھی قوی ہو جاتا ہے مگر صحیح یہ کہ غیبت کی حدود میں داخل نہیں ہے۔ کسی غیر معروف شخص حال بیان کرنا جس کو لوگ نہ جانتے ہوں غیبت نہیں ہے۔

**بقیہ اسلامی نظام کا نفاذ**

بشرطیکہ وہ شریعت کے مطابق ہوں۔

## (ج) ترمیم

مناسب ہوگا کہ آئین میں درج بالا دفعہ ۲۲۷ میں ضروری ترمیم کی جائے۔ اور یہ الفاظ درج کیے جائیں کہ

"پاکستان میں شریعت کے علاوہ ہر نظام باطل ہو گا۔ اور تمام امور شریعت کے مطابق طے ہونگے۔"

شریعت کو بطور قانون اور طرز معاشرت کے بالادستی حاصل ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام کلیدی مناصب پر فائز ایسے حکام جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ کی تطہیر کی جائے۔ اور انہیں تبدیل کرکے ایسے حکام مقرر کئے جائیں جو اسلام کو دل وجان سے چاہتے ہوں تاکہ اسلام کی راہیں کھل سکیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — میرا جو امتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کرکے وہاں رہیگا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت اور سفارش کروں گا —— (صحیح مسلم)

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

رضاء الحق مردانی

# واقف نہیں

کون ہے جو عظمت اسلام سے واقف نہیں
سرورِ کونین کے پیغام سے واقف نہیں

جانتا ہوں ملت اسلام کے خونخوار کو
کون ہے جو ڈاکو اور بدنام سے واقف نہیں

جو لگاتا نعرۂ طاغوت ہے اس خاک پر
بے بصیرت کور روشن بام سے واقف نہیں

کفر کا طاغوت دعوائے نبوت کر گیا
غافل ان اوہام کے انجام سے واقف نہیں

کام طاغوتی ہیں جن کے، احمدی کے بھیس میں
بے وقوفاں وحی اور الہام سے واقف نہیں

جو بہشتی مقبرے کے شوق میں گمراہ ہوئے
جنت الفردوس کے انعام سے واقف نہیں

جس کی گذری ہو زندگی دین کی تحریف میں
حشر سے ڈرتا نہیں بلعام[1] سے واقف نہیں

ہے تحفظ[2] حافظِ ناموسِ ختم المرسلین
کر رہا ہے سعی دین آرام سے واقف نہیں

مرحلے کچھ سخت بھی آتے ہیں عشق یار میں
پوچھ لو گر عشق کے اس جام سے واقف نہیں

رات کی ظلمت مٹا دو لاتخف پڑھتے رہو
جس کو فکر صبح ہو وہ شام سے واقف نہیں

مدعی لاکھوں ہیں میدانِ عمل میں صفر ہیں
نام سے واقف بہت ہیں کام سے واقف نہیں

بن گئے ہیں اے رضا اب خود فروشان غمگسار
جو بیچارے درد و غم کے نام سے واقف نہیں

---

[1] بلعام بن باعوراء [2] تحفظ ختم نبوت پاکستان.